فی الجملہ جولوگ دعوت وتبلیغ میں اپنی توانائیاں صرف کرنا چاہتے ہیں، ان کے لیے یہ کتاب بہت بڑی رہنما کتاب کا حکم رکھتی ہے اوراس بات کی یاد دہانی کراتی ہے کہ وہی طریق دعوت کارآمد ومفید ثابت ہوگا جس کو اختیار کر کے صحابہ کرام نے اس دھرتی کے کونے کونے تک یہ پیغام پہنچایا، جس کا سب سے بڑا خاصہ للّٰہیت، اخلاص، سیرت کی شفافیت اور کردار کا اجلا پن تھا۔ اسی قوت سے انھوں نے ایک عالم کو اپنا ہم نوا بنایا اور اس منہج پر چل کر آج بھی دنیا کو اپنا ہم مشرب بنایا جا سکتا ہے کہ یہ کام اب جملہ افراد امت کا ہے۔

خدمت ساقی گری با ما گزاشت

داد مارا آخریں جامے کہ داشت

(پروفیسر غلام رسول عدیم)

’’تحریک احمدیت ہ یہودی وسامراجی گٹھ جوڑ‘‘

قادیانیت پر اب تک بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اس کے مذہبی، سیاسی اور معاشرتی پہلوؤں پر سینکڑوں اہل علم ودانش نے قلم اٹھایا ہے اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ قادیانی تحریک کے سیاسی اور معاشرتی رخ پر علامہ اقبالؒ، چودھری افضل حقؒ اور آغا شورش کاشمیریؒ جیسے نامور مفکرین اور اصحاب قلم نے بحث کی ہے اور قادیانیوں کے مذہبی عقائد کو حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کاشمیریؒ، حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ اور حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ جیسے سربرآوردہ علماء کرام نے بے نقاب کیا ہے جبکہ قادیانیت کے عمومی تعارف پر پروفیسر محمد الیاس برنی، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، علامہ احسان الٰہی ظہیر اور ڈاکٹر غلام جیلانی برق کی تصانیف امتیازی حیثیت کی حامل ہیں۔ ہمارے دور کے معروف فاضل اور محقق جناب بشیر احمد نے بھی قادیانیت کے سیاسی پس منظر اور سامراجی آلہ کار کی حیثیت سے اس گروہ کے کردار کا جائزہ لیا ہے اور اس کے آغاز سے اب تک کے تمام ادوار کا احاطہ کرتے ہوئے ملت اسلامیہ کے خلاف قادیانی امت کی سازشوں اور سرگرمیوں کو بے نقاب کیا ہے۔ اصل کتاب انگریزی میں ہے جسے جناب احمد علی ظفر نے اردو کا جامہ پہنایا ہے۔ ایک ہزار کے لگ بھگ صفحات پر مشتمل یہ معیاری اور ضخیم کتاب ادارۂ اصلاح وتبلیغ وقف بلڈنگ، آسٹریلیا مسجد ریلوے روڈ لاہور نے شائع کی ہے اور اس کی قیمت ۳۰۰ روپے ہے۔

(ابوعمار زاہد راشدی)

’’گلوبلائزیشن اور اسلام‘‘

’گلوبلائزیشن‘ معاصر سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی موضوعات سے ایک نہایت اہم موضوع ہے اور اس کے گوناگوں پہلوؤں پر مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے اظہار خیال کیا جا رہا ہے۔ زیر نظر کتاب ’’گلوبلائزیشن اور اسلام‘‘ مولانا

یاسر ندیم کی تصنیف ہے اور پیش لفظ، حرفِ آغاز اور مولانا نور عالم خلیل امینی کے مقدمے کے ساتھ ساتھ اشاریہ اور مآخذ ومراجع کی فہرست سمیت یہ کتاب ۴۵۶ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ مصنف نے کتاب کو پانچ ابواب میں تقسیم کر کے پانچ مختلف جہتوں سے گلوبلائزیشن کے اثرات ومظاہر کا جائزہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ ابواب کے عنوانات حسب ذیل ہیں: (۱) گلوبلائزیشن کیا ہے؟ (۲) سیاسی عالمگیریت (۳) اقتصادی عالمگیریت (۴) ثقافتی عالمگیریت (۵) معاشرتی واخلاقی عالمگیریت۔

یہ کاوش اس لحاظ سے سراہے جانے کے قابل ہے کہ یہ فاضل مصنف کی پہلی تصنیفی وتحقیقی کوشش ہے اور انھوں نے قلم اٹھاتے وقت مروج نظری مذہبی مباحث کے بجائے انسانی سوسائٹی کو درپیش زندہ مسائل میں سے ایک اہم مسئلے کا چناؤ کیا ہے جس سے ان کی سوچ کے رخ کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ اردو زبان میں اس موضوع پر اتنی مبسوط کتاب غالباً ابھی تک منظر عام پر نہیں آئی۔ کتاب میں گلوبلائزیشن کے ذیلی موضوعات کا تفصیلی تذکرہ حوالہ جات کے ساتھ کیا گیا ہے اور اسلوبِ بیان نہایت شگفتہ، رواں اور ادبی چاشنی کا حامل ہے۔

تاہم گلوبلائزیشن کے ذیلی موضوعات کے احاطے کے باوجود معروضی رویے کا فقدان واضح طور پر محسوس ہوتا ہے اور مسائل کے تجزیہ وتحلیل سے زیادہ مواد کے جمع کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ گلوبلائزیشن پر تنقید کے ساتھ اس سے نبرد آزما ہونے اور اس رجحان کو صحیح رخ پر ڈالنے کی بات تو ایک طرف رہی، فاضل مصنف گلوبلائزیشن کو بطور مظہر پیش کرنے کے حوالے سے ''امریکی ویہودی فوبیے'' کا شکار ہو کر دیگر نقطہ ہائے نظر سے بھی انصاف نہیں کر پائے۔ چونکہ کتاب کے عنوان میں اسلام کا ذکر ہے، اس لیے ''گلوبلائزیشن اسلام کی نظر میں'' کے زیر عنوان صرف بیس (۲۰) صفحات پر مشتمل آخری باب میں مصنف نے گلوبلائزیشن کو اسلامی تناظر میں دیکھنے کی کوشش کی ہے اور اس کے مقابل اسلامی پروگرام پیش کیا ہے۔ اتنی ضخیم کتاب کے مقابل میں صرف بیس صفحات میں اسلامی پروگرام کی تمام جہات کا مدلل اور جامع احاطہ یقیناً ناممکن تھا، اس لیے کتاب کا یہ باب، جسے سب سے زیادہ وقیع ہونا چاہیے تھا، سب سے کمزور صورت میں سامنے آیا ہے۔

ان تمام کمیوں کے باوجود راقم الحروف کی رائے میں ایسے احباب جو گلوبلائزیشن کی بابت کچھ نہیں جانتے یا پھر بہت کم جانتے ہیں، ان کے لیے یہ نہایت مفید کتاب ہے کہ اس میں خاصی معلومات اکٹھی کر دی گئی ہیں۔ معلومات کے اس ذخیرے سے قارئین کرام حسبِ صلاحیت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

پاکستان میں اس کتاب کو دار الاشاعت (اردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی) نے شائع کیا ہے اور اس پر قیمت درج نہیں۔

(پروفیسر میاں انعام الرحمٰن)